محمد ذکوان ندوی

فوکس، احتساب

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

اشراق ہند کے شمارہ (جون ۲۰۱۸ء) میں اداریے کے تحت ''موت کی یاد دہانی'' کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا۔ اِس مضمون میں موت کی یاد سے غفلت کی تذکیر کے ساتھ اخلاقیات کے معاملے میں لوگوں کی بے حسی پر نکیر بھی کی گئی تھی۔ اِس کو پڑھ کر ایک صاحب نے لکھا کہ ــــــ مضمون میں صرف موت اور معرفت جیسی چیزوں پر ''فوکس'' ہونا چاہیے۔ اِس میں غم خواری اور اخلاقیات جیسی چیزوں کو شامل کرنے سے قاری کا اصل فوکس (معرفت اور تذکیر بالموت) بدل گیا ہے۔

کسی ایک پہلو پر ''فوکس'' (focus) کرنا، بلاشبہ دعوتی اعتبار سے بعض مرتبہ ضروری ہوتا ہے، مگر یہ کوئی مطلق اصول نہیں۔ اکثر حالات میں مدعو کے احوال کی نسبت سے ضروری ہوتا ہے کہ ایک داعی تذکیر کے ساتھ تنبیہ و احتساب کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے اُن چیزوں کو بھی اپنی دعوت و اصلاح کا موضوع بنائے جن کے معاملے میں لوگ غفلت کا شکار ہیں۔ اِس اعتبار سے دیکھیے تو یہ فوکس کا مسئلہ نہیں، بلکہ نکیر کا مسئلہ ہے، یعنی وہی چیز جس کو قرآن اور حدیث میں 'انکار منکر' کہا گیا ہے۔ اِس طرح کے معاملے میں ''فوکس'' کو بنیاد بنا کر رائے قائم کرنا بلا تشبیہ گویا اُسی طرح کی ایک بات ہوگی، جیسے ایک شخص یہ کہے کہ قرآن میں تبشیر کے ساتھ انذار کے شامل ہو جانے سے اُس کا فوکس بدل گیا ہے۔ قرآنی دعوت کو صرف تبشیر پر مبنی ہونا چاہیے۔

اگر یہ کہنا درست ہے تو پھر مذکورہ تصور دین کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو موت جیسے موقع پر شریعت اور اخلاق کی تعلیم دینے کے بجاے صرف موت کی یاد دہانی کرانی چاہیے تھی، جب کہ واقعہ اِس کے

برعکس ہے۔ اِس معاملے میں احادیث کے ذخیرے سے صرف 'کتاب الجنائز' کا مطالعہ مذکورہ تصورِ دین کی تردید کے لیے کافی ہو گا۔

اگر دین کا مذکورہ تصور درست ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت جیسے موقع پر تذکیر بالموت کے علاوہ، لوگوں کو درج ذیل قسم کی ہدایات کیوں دیں:

☆ تعزیت کی تعلیم اور اُس کی تلقین کرتے ہوئے آپ کے ارشادات، جیسے: 'مَن عزّٰی مُصابًا، فله مثلُ أجره' (جس نے کسی مصیبت زدہ شخص کو صبر واحتساب کی تلقین کی تو اُس کے لیے بھی اُسی جیسا اجر ہو گا)[1]۔

☆ متوفی کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرنے کا حکم فرمانا[2]۔

☆ متوفی کی طرف سے اُس کے قرض کی ادائیگی کی تاکید کرتے ہوئے آپ کا یہ فرمانا: 'نفس المؤمن معلَّقة بدَینه، حتّٰی یُقضٰی عنه' (مسلمان کی جان اُس کے قرض کے ساتھ اٹکی رہتی ہے، جب تک کہ وہ میت کی طرف سے ادا نہ کر دیا جائے)[3]۔

☆ متوفی پر نوحہ وماتم کرنا[4]، بال ترشوانا[5]، پراگندہ بال ہونا[6]، منہ پیٹنا اور کپڑے پھاڑنا[7]، قبر کو سجدہ گاہ بنانا[8] جیسے افعال کو ممنوع اور سرتاسر جاہلی افعال قرار دینا، وغیرہ۔

اسلام دین فطرت ہے۔ اُس میں اِس قسم کے غیر فطری اپروچ کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ انسان جسم اور روح، دونوں کا مجموعہ ہے، اِس لیے ضروری تھا کہ اُس میں جسم اور روح، دونوں سے متعلق رہنمائی موجود ہو۔ یہی وجہ

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۱۔ ترمذی، رقم ۱۰۷۳۔

۲۔ ابوداؤد، رقم ۳۱۳۲۔

۳۔ ترمذی، رقم ۱۰۷۸۔ ابن ماجہ، رقم ۲۴۱۳۔

۴۔ مسلم، رقم ۹۳۴۔

۵۔ بخاری، رقم ۱۲۹۶۔ مسلم، رقم ۱۰۴۔

۶۔ ابوداؤد، رقم ۳۱۳۱۔

۷۔ بخاری، رقم ۱۲۹۷۔ مسلم، رقم ۱۰۴۔

۸۔ بخاری، رقم ۱۳۳۰۔ مسلم، رقم ۵۲۹۔

ہے کہ اسلام میں قانون و شریعت کی تعلیم بھی ہے اور فلسفہ و حکمت کی تلقین بھی۔ اسلام نہ صرف شریعت ہے اور نہ صرف حکمت، بلکہ وہ یکساں طور پر شریعت اور حکمت، دونوں کا جامع ہے۔ انسان کے ظاہر و باطن کے تزکیہ و تطہیر کے لیے جس خدا اور رسول نے حکمت کی تعلیم دی ہے، اُسی خدا اور رسول کی طرف سے اُس کو شریعت اور قانون بھی عطا کیا گیا ہے۔ اِس لیے ہم کو اِس بات سے ہمیشہ خدا کی پناہ مانگنا چاہیے کہ اِس معاملے میں ہم یہود و نصاریٰ کی طرح افراط و تفریط[۹] کا شکار ہو کر خدا کے نزدیک 'گم راہ' اور 'مغضوب' قرار پائیں۔

(لکھنؤ، یکم جولائی ۲۰۱۸ء)

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۹۔ قرآن کے مطابق، یہود نے ظواہر دین (شریعت) میں غلو کیا تھا، اور نصاریٰ نے روح دین میں غلو کر کے بہ زعم خود اِسی غلو آمیز تصور کو اصل دین قرار دے دیا۔